11271
ڈاک

(1)

باسمہ عزوجل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ　　دام اقبالکم

عرض یہ کہ ایک خاتون تقریباً ساتھ مہینے پہلے بیوہ ہوئی اس کا چار سال کا ایک بچہ ہے۔ اس کے دیور اس کو اس بات پر راغب کر رہے ہیں کہ ہم آپ سے نکاح نہیں کرتے بس آپ ہمارے گھر میں رہے، بیوہ کو اس کی ایک رشتہ دار خاتون بھی یہی مشورہ دے رہی ہے۔ جبکہ بیوہ کا والد بیوہ سے کہتا ہے نمبر ۱۔ مذکورہ لوگ آپ کے دیور تھے لیکن اب اجنبی ہیں ان کے ساتھ آپ کا رہنا حرام ہے۔ جبکہ دیور سے بھی شرعاً پردہ لازم ہے۔ نمبر ۲۔ آپ کی عمر اب صرف ۲۵ سال ہے اور زمانہ بہت تبدیل ہو چکا ہے لہٰذا آپ کے لئے شادی کرنے میں دنیا اور آخرت کی عافیت ہے اور لوگوں کی طمع بھی آپ سے منقطع ہو جائیگی۔

نمبر ۳۔ ممکن اللہ پاک آپ کو مزید تین چار بچے دیدے اور وہ آپ اور آپ کے اکلوتے بیٹے کے لئے مفید اور مددگار ثابت ہو جائے، یہ اس سے بہتر ہے کہ آپ اسی ایک بچے کی خاطر اس زمانے میں اجنبی لوگوں (سابق دیور) کے ساتھ زندگی گزارے۔ نمبر ۴۔ جس آدمی کے ساتھ میں آپ کو نکاح کا مشورہ دیتا ہوں وہ آپ کے بچے کی تعلیم اور تربیت کی ذمہ اٹھانے کے لئے راضی ہے جب تک بیٹا آپ کے ساتھ رہے گا، اور وہ آدمی مالی لحاظ سے مضبوط اور عالم باعمل ہے۔ جس کی صحبت سے آپ کو اخروی فائدہ بھی ہو سکتا ہے۔ آپ جناب سے عرض یہ ہے کہ یہ واضح فرمائے کہ والد کا مشورہ شریعت کے مطابق ہے یا نہیں؟ اور خاتون کا کی رائے پر عمل شریعت میں جائز ہے یا نہیں؟ اگر خاتون کی رائے شریعت کے خلاف ہے تو اس کی رشتہ دار خاتون جو یہ مشورہ اس بیوہ کو دے رہی ہے گناہ کار ہے یا نہیں؟ یاد رہے کہ شوہر والوں نے اس بیوہ کے ساتھ یہ دھوکہ کیا تھا کہ اس کے شوہر کو کالا یرقان تھا لیکن نکاح کا پیغام دیتے وقت اس کو خفیہ رکھا اسی سے شادی کے پانچ یا چھے سال بعد فوت ہوا۔

اور ایک نوجوان خاتون کا بچے کی خاطر بغیر شادی زندگی گذارنا شریعت کو پسند ہے یا کسی مناسب آدمی سے شادی کرنا اچھا ہے۔

المستفتی حکیم مولوی محمد گل
بلوچستان طبیہ کالج صادق شہید روڈ
کوئٹہ
0312-8383313

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۷۹/۱۹۶۶
مورخہ

12-03-2018

جواب منسلک ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

مذکورہ صورت میں زمانہ کے حالات کے پیشِ نظر اس خاتون کو اپنے والد کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے دوسری شادی کر لینی چاہیے، اور دوسری شادی کو معیوب نہیں سمجھنا چاہیے، قرآن واحادیث میں شادی کی بڑی ترغیب آئی ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

" {وَأَنكِحُوا الْأَيَامَى مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ } [النور : ٣٢]

ترجمہ: تم میں سے جن (مردوں اور عورتوں) کا اس وقت نکاح نہ ہو، ان کا بھی نکاح کراؤ، اور تمہارے غلاموں اور باندیوں میں سے جو نکاح کے قابل ہوں، ان کا بھی۔ اگر وہ تنگ دست ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں بے نیاز کر دے گا۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام لائے جس کے دین اور اخلاق سے تم خوش ہو تو تم اس سے نکاح کر دو اگر تم اس پر عمل نہ کرو گے تو زمین میں بڑا فتنہ ہو گا اور (لمبا) چوڑا فساد ہو گا۔ (رواہ الترمذی)

مسند احمد میں روایت ہے کہ حضرت عکاف سے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پوچھا کہ کیا تمہاری زوجہ ہے انہوں نے عرض کیا نہیں۔ پھر پوچھا کوئی شرعی باندی ہے کہا کہ نہیں پھر آپ نے دریافت کیا کہ تم صاحب وسعت ہو یا نہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ صاحب وسعت ہوں۔ مراد یہ تھی کہ کیا تم نکاح کے لئے ضروری نفقات کا انتظام کر سکتے ہو جس کے جواب میں انہوں نے اقرار کیا۔ اس پر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ پھر تو تم شیطان کے بھائی ہو اور فرمایا کہ ہماری سنت نکاح کرنا ہے۔ تم میں بدترین آدمی وہ ہیں جو بے نکاح ہوں اور تمہارے مردوں میں سب سے رذیل وہ ہیں جو بے نکاح مر گئے۔ (مظہری)

التفسير المظهري - (٦ / ٥٠٣)

وقوله صلى الله عليه وسلم لعكاف هل لك من زوجة قال لا قال ولا جارية قال لا قال وأنت موسر بخير قال وانا موسر قال أنت اذن من اخوان

(جاری ہے۔۔۔)

الشياطين- وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سنتنا النكاح شراركم عزابكم واراذل موتاكم عزابكم أبا لشيطين يحرسون- رواه احمد

سنن الترمذي – (٣ / ٣٩٤)

حدثنا قتيبة حدثنا عبد الحميد بن سليمان عن ابن عجلان عن ابن وثيمة النصري عن أبي هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم إذا خطب إليكم من ترضون دينه وخلقه فزوجوه إلا تفعلوا تكن فتنة في الأرض وفساد عريض.....واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم.

الجواب صحیح
احقر محمود غفر اللہ لہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
15/ رجب/ ۱۴۳۹ھ
02/ اپریل/ 2018ء

الجواب صحیح
اصر عل ربانی
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۵/ رجب/ ۱۴۳۹ھ
02/ اپریل/ 2018ء

محمد اویس
اویس سیالکوٹی کان اللہ لہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۵/ رجب/ ۱۴۳۹ھ
02/ اپریل/ 2018ء

الجواب صحیح
محمد اسحاق عفی عنہ
۱۵/ ۷/ ۱۴۳۹ھ